27 فروری 2015ء

مائیکروفنانس کا سفر 'سب کے لیے مالی شمولیت' کا طویل مدتی وژن حاصل کرلے گا: وتھرا

بینک دولت پاکستان کے گورنر جناب اشرف محمود وتھرا نے کہا ہے کہ حکومت کے مضبوط عزم، اسٹیٹ بینک کے دوررس وژن، درست قانونی اور ضوابطی بنیادوں ٹھوس مارکیٹ انفرا سٹرکچر تیکنیکی اور ادارہ جاتی جدت اور نجی شعبے کے متحرک ہونے سے مائیکروفنانس کا سفر پاکستان میں 'سب کے لیے مالی شمولیت' کا طویل مدتی وژن حاصل کرلے گا۔

وہ کھٹمنڈو، نیپال میں نیپال راسٹرا بینک کے زیر اہتمام معاشیات اور مالیات پر دوسری بین الاقوامی کانفرنس بعنوان 'شمولیتی مالیات کے ذریعے مساویانہ معاشی نمو کا فروغ' سے خطاب کررہے تھے۔

جنوبی ایشیا کے ممالک کے درمیان مساویانہ معاشی نمو کے فروغ کی ضرورت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے گورنر اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں مالی شمولیت کے ذریعے شمولیتی معاشی نمو کو فروغ دینے کے بارے میں اپنا وژن تفصیل سے بیان کیا۔ جناب وتھرا نے اس حقیقت کو اجاگر کیا کہ عالمی معاشی بحران نے بیشتر ابھرتی ہوئی معیشتوں کو حالیہ تاریخ میں مشکل معاشی چیلنجوں سے دوچار کردیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سرحد پار باہمی انحصار اور ابھرتے ہوئے مواقع سے استفادے کی وجہ سے عالمگیریت نے جنوبی ایشیائی ممالک کے درمیان علاقائی اور مالی تعاون کی ضرورت کو بڑھادیا ہے۔

مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کم ہوتی ہوئی برآمدی آمدنی اور بیرونی رقوم کی آمد میں کمی زر مبادلہ کی مارکیٹ میں دباؤ کا باعث بنی ہے۔ چنانچہ کمزور برآمدی آمدنی کی وجہ سے ہمیں اپنے زر مبادلہ کی مارکیٹس کو مستحکم کرنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔

انہوں نے امید ظاہر کی کہ جنوبی ایشیا کے ممالک کو درپیش مشترکہ چیلنجز علاقائی تعاون کو مستحکم کریں گے جس سے ہماری اقوام کو مستقبل میں ترقی یافتہ معیشتوں کی طرف سے منتقل ہونے والے خطرات سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔

مضبوط معاشی مبادیات کے جنوبی ایشیائی ممالک کے حق میں ہونے کا ذکر کرتے ہوئے جناب وتھرا نے کہا کہ اس خطے میں لگ بھگ 1.7 ارب افراد رہتے ہیں جن میں نوجوان اکثریت میں ہیں۔ یہ صورتحال مثبت آبادیاتی تحرکات پیدا کرتی ہے کیونکہ تیز نمو اور معاشی توسیع جاری رکھنے کے لیے قرضہ برداشت کرنے کی استعداد کے حوالے سے زیادہ گنجائش موجود ہے۔

پاکستان میں شمولیتی مالی شعبے کے فروغ کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے تجربے کا تذکرہ کرتے ہوئے جناب وتھرا نے کہا کہ پاکستان پالیسی و رعمل میں بدلتے ہوئے عالمی رجحانات کے ہمراہ قدم سے قدم ملا کر چلا ہے اور اس شعبے کو دوررس وژن کے ساتھ آگے بڑھانے اور مستحکم بنیادوں پر مائیکروفنانس کے شعبے کی ترقی میں منظم طرز عمل اختیار کرنے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ پاکستان جنوبی ایشیا میں پہلا ملک تھا جس نے مائیکروفنانس قانون (مائیکروفنانس انسٹی ٹیوشنز آرڈیننس 2001ء) جاری کیا جس سے معاشرے کے کم آمدنی والے طبقات، جو بڑے بینکوں کی خدمات سے محروم تھے، کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ثانوی درجے (second tier) کے بینکوں کے قیام کی راہ ہموار ہوتی۔

گورنر نے مزید کہا کہ اسٹیٹ بینک نے تخصیصی مائیکروفنانس پالیسی اور ضوابطی فریم ورک متعارف کرا کے بہترین عالمی طور طریقے رائج کرنے میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ ان قواعد وضوابط اور نگرانی کے

میکنیزم سے سازگار ماحول پیدا ہوا جس نے مائیکروفنانس بینکوں کو مائیکروفنانس میں پائیدار نمو کو ممکن بنانے کے لیے قابل عمل بزنس ماڈلز تیار کرنے میں مدد دی۔ ان کا کہنا تھا کہ بین الاقوامی برادری میں پاکستان کے مائیکروفنانس ضوابط کی کامیابی اور مارکیٹ کی ترقی کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 2010ء اور 2011ء میں اکانومسٹ جریدے کے اکانومسٹ انٹیلی جنس یونٹ نے اپنی رپورٹوں میں ہمارے مائیکروفنانس ضوابطی فریم ورک کو دنیا میں نمبر ایک اور اپنی 2012ء اور 2013ء کی سالانہ رپورٹوں میں نمبر تین قرار دیا۔

جناب وتھرا نے بتایا کہ اسٹیٹ بینک نے ضوابطی فریم ورک کو مضبوط کرنے میں شعبے کی ترقی کے ساتھ مالی استحکام پر توجہ مرکوز کی۔ اسٹیٹ بینک نے 2011ء میں مائیکروفنانس بینکوں کی کم از کم سرمائے کی شرط (MCR) پر نظر ثانی کی اور موجودہ مائیکروفنانس بینکوں کو اگلے تین برسوں کے دوران مرحلہ وار اپنا کم از کم مقررہ ادا شدہ سرمایہ بڑھانے کی اجازت دی۔

جناب وتھرا نے کہا کہ 2008ء میں جاری کیے جانے والے اسٹیٹ بینک کے برانچ لیس بینکاری ضوابط سے ملک میں برانچ لیس بینکاری کے اہم اداروں کو تحریک ملی جس کے نتیجے میں مائیکروفنانس کا خردہ نیٹ ورک ایجنٹوں اور موبائل فون چینلز کے ذریعے بے پناہ پھیل گیا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ 2008ء سے یہ شعبہ (ستمبر 2014ء تک) 3.24 ملین سے زائد قرض لینے والوں کی ضروریات پوری کر رہا ہے جس میں مائیکروفنانس بینکوں کا حصہ 1.155 ملین ہے۔ دسمبر 2014ء میں ڈپازٹرز کی تعداد بڑھ کر 5.734 ملین ہوگئی ہے جس کی اوسط سالانہ نمو 69 فیصد ہے۔

یاد رہے کہ پاکستان میں برانچ لیس بینکاری کے سودوں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ سودے ملک بھر میں سڑکوں اور مقامی مارکیٹوں میں واقع ہزاروں چھوٹی چھوٹی دکانوں میں کیے جا رہے ہیں اور عام لوگوں کو اس سے اپنی سہولت کے مطابق فائدہ اٹھانے کا موقع مل رہا ہے۔ جناب وتھرا نے بتایا کہ ان سودوں کا اوسط ماہانہ حجم تخمینے کے مطابق 24 ملین کے لگ بھگ ہے۔ ان سودوں کا اوسط سائز صرف 5000 روپے ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جدید تیکنیکی طریقے معاشرے کے ان طبقات کے لاکھوں افراد تک پہنچنے میں مدد دے رہے ہیں جو پہلے ان سہولتوں سے محروم تھے۔

آخر میں انہوں نے تحقیق اور بحث و مباحث کے ذریعے مالی تعاون اور اشتراک کے طویل مدتی مقصد کی جانب پیش رفت شروع کرنے کی اہمیت اجاگر کی تا کہ علاقائی مالی تعاون کے طویل مدتی وژن کو حاصل کیا جا سکے جن میں جنوبی ایشیائی ممالک شریک ہوں اور اس وژن کے بارے میں اپنی تفہیم بڑھا سکیں۔

٭٭٭